نام کتاب: قرآن کی نظر میں۔ عورت
مصنف: حما آغا
صفحات: ۲۰۷، سن اشاعت: جون ۲۰۰۶ء
قیمت: ندارد، ناشر: فیضی پرنٹ، دوکان نمبر ۱۸
رابی آرکیڈ بہادرآباد۔ کراچی
تبصرہ نگار: محمد اعظم سعیدی

آج ہم عورت کو مردوں کی ذہنیت سے بھانڈوں کی من گھڑت قصہ کہانیوں سے، جھوٹی روایات سے اور خبطی شعراء سے سمجھتا چاہ رہے ہیں۔ مرد کہتا ہے عورت مکمل فتنہ ہے وہ جنس دنیا پاک ہے اس سے مشورہ لینا حماقت ہے اس نے آدم کو جنت سے نکلوایا، عورت کی فکر صفر ہے، وہ جذبات کے تابع ہے، مکار و فریبی ہے، وہ تیز ہی ہے۔

حما آغا نے اس قسم کے اور اعتراض بھی تحریر کیے ہیں جو مردوں کی جانب سے عورتوں پر لگائے گئے ہیں اور پھر انکے تسلی بخش جواب بھی دیئے ہیں ساتھ ہی ان سخت الزامات کے جواب میں لہجہ انتہائی استدلالی اور شیریں رکھا ہے طرہ یہ ہے کہ ہر جواب قرآن سے کوئی دلیل پیش کر کے دیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوفہ کو اپنے موضوع پر مکمل عبور ہے، موصوف نے اپنی کتاب کو پندرہ ابواب میں تقسیم کیا اور ہر عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی ہے ایسا لگتا ہے کہ خواتین کے ذکر والی تمام آیتوں کو اس کتاب میں جمع کر دیا ہے، صفحہ ۱۲ سے ۵۰ تک ان احکامات کا ذکر ہے جن میں مرد و عورت برابر ہیں جیسے تخلیق کے لحاظ سے اعمال کے لحاظ سے، تحصیل علم کے لحاظ سے، دعا مانگنے کے لحاظ سے، فہم و عقل حاصل کرنے کے لحاظ سے؟ حصول تقوٰی کے لحاظ سے، باہمی سکون و راحت رسانی کے لحاظ سے، حرام و حلال کے استعمال کے لحاظ سے، نکاح کے معیار کے لحاظ سے وغیرہ وغیرہ۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ بیشمار احکامات میں مرد و عورت مساوی ہیں مگر جن میں تفریق کی جاتی رہی ہے انکے بھی جوابات دیے گئے ہیں جیسے مالی شہادت سے ہٹ کر قانون شہادت اور حدود و تعزیرات کے معاملات قرآن میں عورتوں کو مارنے کا حکم، اس قسم کے دیگر موضوعات پر بھی رائے زنی کی گئی ہے۔ بہر حال کتاب قابل مطالعہ ہے خوبصورت ٹائٹل، دیدہ زیب جلد کے ساتھ کاغذ بھی عمدہ استعمال کیا گیا ہے اس عنوان پر استفادہ کے لئے اچھی کتاب ہے۔

....

التفسیر اہل علم کی نظر میں

ڈاکٹر شکیل احمد (ایم بی بی ایس)

محترمی و مکرمی ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔۔۔۔۔ وبعد

آپ سے میرا ان چند دقائق کا تعلق ہے جو آپ کے حسن آواز نے میری سماعت کو بخشے۔

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

گرمیوں کی چھٹیوں میں حسب معمول کراچی جانا ہوا اور عربی زبان کی کتب کی طمع جامعہ کراچی کے کتاب خانہ تک لے گئی۔ وہاں آپ کے علمی، فکری، و تحقیقی (اسلامی؟) مجلہ "التفسیر" پر نظر پڑی۔ پڑھا تو دل عش عش کر اٹھا کیا خوب شوق فکر و نظر ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ کیا عجب اللہ "اولئک ھم المفلحون" کا صیغہ آپ جیسے لوگوں کے لئے استعمال کرتا ہو۔

فی الوقت میرے پاس اپریل تا جون ۲۰۰۶ء اور اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۶ء کی سہ ماہی کے مجلات ہیں کیونکہ یہی دونوں وہاں دستیاب تھے۔ میں اپنی بعض کوتاہیوں کی وجہ سے آپ سے شرف ملاقات (جس کا وعدہ تھا) بروز اتوار نہ حاصل کر سکا جس کا قلق ہے۔ بہر کیف یہ بے چینی قدرے کم تر ہوئی جب میں نے "ہم" پر آپ کی نشستوں سے دوران رمضان استفادہ کیا۔ یہاں یہ بات لکھے بغیر نوک قلم آگے نہیں بڑھ سکتی کہ آپ کی سوچ اور فہم دین نے اہل علم کے ساتھ ساتھ عوام الناس خصوصاً نوجوانوں کو بھی متاثر کیا ہے۔ سعودی عرب میں میرے عربی کے استاد جن سے میں نے صابونی کی تفسیر اور حدیث کا شرف تلمذ حاصل کیا، جناب اقبال ظہیر صاحب اور ہمارے عزیز محترم ڈاکٹر شعیب نگرامی صاحب جو جامعہ ازہر سے فارغ التحصیل ہیں۔ ان دونوں حضرات کی آراء بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں حضرات انڈین ہیں اول الذکر علامہ سید سلیمان الندوی کے خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہیں اور انگریزی میں اٹھارہ جلدوں پر مشتمل تفسیر شائع کی ہے فی الحال وہ بنگلور میں ہیں لیکن ضرورت معاش کے لئے دمام میں، آخر الذکر ڈاکٹر شعیب نگرامی آجکل ریڈیو جدہ سے منسلک ہیں اور سعودی حکومت کی قرآن کمیٹی کے ممبر ہیں ان کا تعلق لکھنؤ سے ہے لیکن آجکل اپنے بیٹے کے ساتھ رابغ (جدۃ اور مدینۃ المنورہ کے درمیان طریق ہجرۃ پر ایک شہر) میں مقیم ہیں۔۔۔۔۔ میں اپنا تعارف کیا کراؤں نہ ہوائے بہار ہوں